سالانہ خبر نامہ
جولائی 2014ء تا جون 2015ء
شمارہ 2

اُردو ہے جس کا نام

شعبۂ اُردو
اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور

مدیران: • ڈاکٹر ناصر عباس نیّر • ڈاکٹر ہارون عثمانی • تزئین واہتمامِ اشاعت: پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران صدر شعبۂ اردو

شعبہ اردو کے سالانہ خبرنامے ''اردو ہے جس کا نام'' کا دوسرا شمارہ آپ کے سامنے ہے۔ یہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں آپ شعبہ اردو کی سال بھر کی کارکردگی کا عکس دیکھ سکتے ہیں، شعبہ اردو کے تدریسی ودفتری کمروں کی تزئین ومرمت ہو، کتابوں اور تحقیقی مجلوں کی اشاعت یا علمی و ادبی کانفرنسوں کا انعقاد، پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر عزت مآب پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران کی اعانت کے باعث شعبہ اردو کی تعمیر وترقی کے منصوبے مکمل ہو سکے۔ شعبہ اردو کے اساتذہ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا (پروفیسر ایمریطس) پروفیسر ڈاکٹر محمد فخرالحق نوری، پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر، ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ڈاکٹر ضیاء الحسن، ڈاکٹر ناصر عباس نیر، محترمہ عارفہ شہزاد اور ڈاکٹر ہارون عثمانی کی مشاورت اور تعاون کے علاوہ شعبہ اردو کے دفتری عملے میں سے جناب محمد اظہر خان، جناب محمد ارشد اقبال اور جناب محمد اکرم کے تعاون اور شعبہ اردو کے طلبہ وطالبات کی کاوشوں کے بدولت ہی شعبہ اردو کو بہت سی کامیابیاں ملیں۔ میں آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے ممنون ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی

شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج کو اردو زبان ادب کے حوالے سے دنیا بھر میں انفرادیت حاصل ہے۔ یہ امر انتہائی مسرت اور طمانیت کا باعث ہے کہ شعبہ اردو کے اساتذہ کرام اور طلبہ وطالبات شعروادب کے فروغ سے ساتھ ساتھ تحقیق وتنقید میں غیر معمولی دلچسپی دلیتے ہیں۔ گزشتہ برسوں میں شعبہ اردو میں علمی وادبی تقریبات تسلسل سے منعقد ہوئی ہیں۔ شعبہ، اردو کے تحقیقی مجلّے بازیافت کے ''مجید امجد نمبر'' اور مجید امجد صدی کے حوالے سے مقالات کے مجموعے ''یہ دنیائے امروز میری ہے'' کو علمی اور ادبی حلقوں نے بہت زیادہ سراہا ہے میں شعبہ اردو کے سالانہ خبرنامے کے دوسرے شمارے کی اشاعت پر صدر شعبہ اردو پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران اور تمام اساتذہ کرام کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

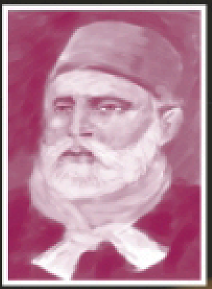

حالی، شبلی صدی

قومی سیمینار

۶ مئی ۲۰۱۵

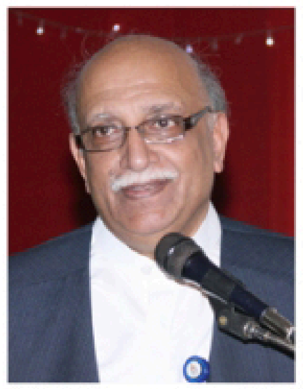

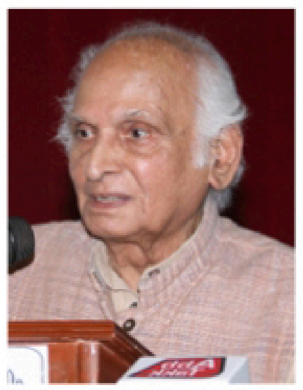

پنجاب یونیورسٹی، شعبۂ اُردو کی جانب سے ۶ مئی بہ روز بدھ ۲۰۱۵ء کو اورینٹل کالج کے شیرانی ہال میں ''حالی ــ شبلی صدی'' کی مناسبت سے ایک روزہ قومی سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ یہ سیمینار دراصل گزشتہ سال دسمبر میں ہونا تھا لیکن مخدوش ملکی حالات کی وجہ سے اس کا بروقت انعقاد ممکن نہ ہو سکا تھا۔ سیمینار کے انتظامات میں شعبے کے استادِ ڈاکٹر ناصر عباس نیر کی سرکردگی اور شعبے کے چیئرمین ڈاکٹر محمد کامران کی سرپرستی میں شعبہ اردو کے طلبہ و طالبات نے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ ہال کی آراستگی اور نشستوں کی ترتیب سے سلیقے اور نفاست کا احساس نمایاں تھا۔

سیمینار تین نشستوں پر مشتمل تھا۔ افتتاحی نشست کا آغاز صبح سوا دس بجے ہوا، جس کی نظامت کے فرائض شعبہ اردو کے استاد اور نام ور نقاد ڈاکٹر ضیاء الحسن نے انجام دیے۔ نشست کی صدارت محترم وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر مجاہد کامران صاحب نے فرمائی جب کہ مہمان خصوصی دورِ حاضر کے ممتاز افسانہ نویس جناب انتظار حسین تھے۔ دیگر مہمانانِ گرامی میں پرنسپل اورینٹل کالج ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد، صدر شعبہ اردو، ڈاکٹر محمد کامران اور ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا شامل تھے.

نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جس کی سعادت پروفیسر قاری قمر علی زیدی نے حاصل کی۔ نعت رسول مقبول کا شرف شعبہ اردو کے ایم۔فل کے طالب علم صفدر علی کاظمی کے حصے میں آیا۔ صدر شعبہ اُردو، ڈاکٹر محمد کامران نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ بڑے لوگ کسی بھی قوم کے لیے عطیے اور انعام کی حیثیت رکھتے ہیں اور جو قومیں اپنے مشاہیر کی قدر نہیں کرتیں اُن کی داستاں تک بھی داستانوں میں نہیں ہوتی۔ اُنھوں نے اپنی تقریر میں وائس چانسلر صاحب کی اورینٹل کالج کے لیے خدمات کو سراہا اور ان کی ہشت پہلو شخصیت کی داد دی۔ اُن کے بعد استاد الاساتذہ معروف نقاد اور محقق ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی۔ اُنھوں نے تحصیل علمی کے لیے حالی کے ذوق و شوق، محبت، شاقہ اور حالی کی شخصی اوصاف پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نیز زبان و بیان اور غزل کے علامتی نظام کے لحاظ سے حالی کو بعد میں آنے والے تمام شعرا کا پیش رو قرار دیا۔ اُنھوں نے حالی سے متعلق کئی نئی جہات کی دریافت کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ بعد

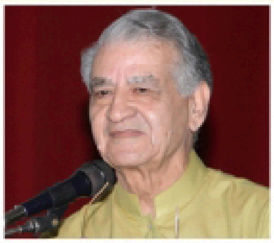

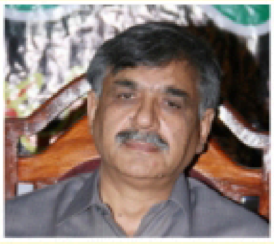

ازاں مہمان خصوصی جناب انتظار حسین نے مختصر کلمات میں حالی اور شبلی کی تنقید کے نمایاں اوصاف بیان کرتے ہوئے انھیں اپنے طرز کا موجد قرار دیا۔

وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران اور پھر پرنسپل اوری اینٹل کالج نے تقریب کے کامیاب انعقاد پر شعبے کو مبارک باد پیش کی۔ اختتام نشست پر اساتذہ کرام اور مقالہ نگاران میں شیلڈز تقسیم کی گئیں۔ چائے کے وقفے کے بعد ایک بجے دوسری نشست کا آغاز ہوا۔

شعبہ اردو کے استاد ڈاکٹر محمد ہارون عثمانی نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔

صدارت معروف عالم اور شاعر ڈاکٹر خورشید رضوی نے کی۔ مہمان خصوصی جناب امجد اسلام امجد اور مہمان اعزاز ڈاکٹر ظہیر احمد بابر ڈائریکٹر جنرل قائد اعظم لائبریری لاہور تھے۔ مقالہ نگاروں میں ڈاکٹر تبسم کاشمیری، ڈاکٹر قاضی عابد، ڈاکٹر ضیاء الحسن، ڈاکٹر بصیرہ عنبرین اور محترمہ عارفہ شہزاد شامل تھیں۔ نشست کا افتتاحی مقالہ پڑھنے کے لیے شعبہ اردو کی محترمہ عارفہ شہزاد تشریف لائیں اور اُنھوں نے اپنا مقالہ بہ عنوان ''نظم ونثر حالی کے انگریزی تراجم'' پیش کیا۔ جس میں اُنھوں نے حالی کی مختلف تصانیف کے اب تک شائع ہونے والے تراجم کا جائزہ اور محاکمہ پیش کیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب نے ''جدید اُردو غزل کا نقش اوّل'' کے عنوان سے ایک وقیع مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے حالی کے ہاں نئی حسیت اور نئی شعری آہنگ کا تعارف کراتے ہوئے حالی کو جدید اور قدیم شاعری کا سنگم قرار دیا۔ ان کے نزدیک حالی کی شاعری میں عصری شعور اپنی تمام تر تابانی کے ساتھ منعکس ہوا ہے۔ اس کے بعد صفدر کاظمی نے حالی کی ایک غزل جس کا مطلع ''ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں'' ترنم کے ساتھ پڑھی اور سامعین سے بھرپور داد سمیٹی۔ اس کے بعد ڈاکٹر بصیرہ عنبرین نے اپنا مقالہ ''حالی کا لسانی شعور'' پیش کیا، جس میں حالی کے کلام کا جائزہ بیان و بدیع کی روشنی میں لیا گیا۔ بعد ازاں بہاء الدین زکریا یونی ورسٹی سے آئے ہوئے مہمان مقالہ نگار ڈاکٹر قاضی عابد نے اپنا مقالہ بہ عنوان ''حالی اور مقدمہ شعر و شاعری ___ نوآبادیاتی تناظر میں'' پیش کیا۔ انھوں نے حالی کے تنقیدی گوشوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حالی کی شاعری جہاں روح عصر کی

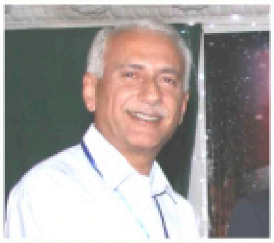

نمائندگی کرتی ہے وہاں مابعد جدید تنقید کا بنیادی ضابطہ بھی اپنے اندر رکھتی ہے اور یہ اپنی نوعیت میں امتزاجی ہے۔ ان کے بعد ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے اپنا مقالہ بہ عنوان ”حالی ___ لاہور میں“ پڑھا۔ انھوں نے واضح کیا کہ حالی کے ہاں انگریزی ادب سے تاثیر پذیری، اصلاحی رنگ نیز فطرت اور حقیقت پسندی کے رجحانات کی بنیاد لاہور ہی میں پڑی۔ بعدازاں امجد اسلام امجد تشریف لائے اور انھوں نے کہا کہ عہد حاضر میں حالی کے مقام کو ابھی از سر نو دریافت ہونا ہے۔ انھوں نے حالی کے کلام کی چیدہ چیدہ خصوصیات کی ذیل میں ان کے اشعار پیش کیے۔

اختتامی کلمات کے لیے محترم جناب ڈاکٹر خورشید رضوی مائیک پر جلوہ افروز ہوئے۔ انھوں نے ہلکے پھلکے انداز میں شبلی کی زندگی کے بہت سے گوشوں پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے سادگی، خلوص، حق گوئی اور تلاش صداقت کو حالی و شبلی کے نمایاں اوصاف قرار دیا۔ اس تقریر کے ساتھ ہی دوسری نشست اختتام کو پہنچی اور حاضرین محفل ظہرانے کے لیے تشریف لے گئے۔

سہ پہر تین بجے تیسری نشست کا آغاز ہوا۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر ضیاء الحسن نے انجام دیے۔ صدارت معروف استاد اور محقق ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے کی۔ مہمان خصوصی، شعبہ اردو کے سابق استاد ڈاکٹر سلیم ملک تھے۔ مقالہ نگاروں میں ڈاکٹر سعادت سعید، ڈاکٹر زاہد منیر عامر، ڈاکٹر ناصر عباس نیر اور شعبہ فارسی کے صدر ڈاکٹر معین نظامی شامل تھے۔ افتتاحی مقالہ ڈاکٹر ناصر عباس نیر نے پیش کیا۔ انھوں نے شبلی کے ہاں ایک اعلیٰ سطح کے شعور، خاصی نظریاتی فہم اور مستقبل شناسی کے پہلوؤں کا گہرا تجزیہ کرتے ہوئے ان کی سوچ اور فکر کو عہد حاضر سے مماثل قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ شبلی کے متن کی نئی تفہیم کے تقاضوں سے عہدہ برآنے والے کے لیے تنقید کے نئے معیارات کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ بعدازاں پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر نے اپنے مخصوص انداز میں شبلی کی فن کارانہ حیثیت کا تعارف کرایا۔ انھوں نے واضح کیا کہ شبلی کی شخصیت کا ایک نادر پہلو روایت اور جدّت کا امتزاج، مشرق و مغرب کی یک جائی، تخلیق اور تنقید پر یکساں عبور اور زہد و رندی کی آمیزش

ہے۔ ان کے بعد ڈاکٹر معین نظامی نے ''شبلی کی فارسی شاعری'' کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ شبلی کے بے پناہ تخلیقی امکانات کے سامنے ان کا یہ پہلو کچھ دب کر رہ گیا ہے۔ انھوں نے شبلی کے چند نمائندہ اور خوب صورت فارسی اشعار پیش کر کے حاضرین محفل سے خوب داد سمیٹی۔ اس کے بعد سعادت سعید نے اپنے مقالے میں لسانی تشکیلات کے ضمن میں شبلی کے کارناموں کو سراہا۔ انھوں نے کہا کہ شبلی نے محدود وسائل میں جو کام کر دکھایا وہ کسی معجزے سے کم نہیں۔ انھوں نے شبلی کو ''اجتہاد'' کے تصور میں اقبال کا پیش رو قرار دیا۔ بعدازاں مہمان خصوصی ڈاکٹر سلیم ملک نے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ زندہ قومیں اپنے مشاہیر کو خراج تحسین ادا کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیتیں۔

اختتامی خطبے کے لیے صدر نشست ڈاکٹر تبسم کاشمیری مائیک پر جلوہ افروز ہوئے۔ انھوں نے حالی کے منفرد وژن پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حالی کو اس بات کا پورا ادراک تھا کہ ترقی کی پہلی کرن، زوال کے احساس سے پھوٹتی ہے نیز زندہ قومیں اپنے حال کا رشتہ ہمیشہ ماضی سے استوار رکھتی ہیں۔ نشست کے آخر میں مہمانوں کی خدمت میں یادگاری شیلڈز پیش کی گئیں۔

اساتذہ کرام اور طلبہ و طالبات (ایم اے اردو سال دوم)

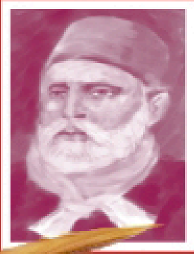

شعبۂ اردو

بیاد حالی و شبلی

قومی اُردو

مشاعرہ

فیصل آڈیٹوریم نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور

تعاون : شعبۂ امورِ طلبہ

شعبۂ اُردو اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی لاہور

۶ رمئی ۲۰۱۵ء کو ایک روزہ شبلی اور حالی صدی سیمینار کے کامیاب انعقاد کے بعد حسبِ روایت اگلے روز ۷ رمئی ۲۰۱۵ء کو شبلی اور حالی کی یاد میں ایک شان دار قومی مشاعرے کا اہتمام کیا گیا۔ اس مرتبہ اورینٹل کالج کے سبزہ زار کی بجائے جامعہ پنجاب قائداعظم کیمپس میں فیصل آڈیٹوریم کو مشاعرہ گاہ کے بطور چنا گیا تھا۔ جس میں ہزاروں افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔ سامعین کی آمد مشاعرے کے آغاز سے بہت قبل ہی شروع ہو گئی تھی۔ اور جس وقت مشاعرہ شروع ہوا تو فیصل آڈیٹوریم میں رنگ و نور کی بارات اتر چکی تھی۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سٹیج پر جو مہمان شعرا تشریف فرما تھے ان میں راجہ نیر، صائمہ کامران، حمیدہ شاہین، شوکت فہمی، صغریٰ صدف، سعود عثمانی، زاہد فخری، سعید الظفر صدیقی، خالد مسعود، خالد شریف، امجد اسلام امجد اور ڈاکٹر خورشید رضوی شامل تھے جب کہ میزبان شعرا میں عارفہ شہزاد، شبیر سرور، شعیب احمد، شاہد گل، ڈاکٹر ضیاء الحسن، ڈاکٹر زاہد منیر عامر، ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری، ڈاکٹر محمد کامران، ڈاکٹر عصمت اللہ زاہد اور ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کے اسما شامل تھے۔ مشاعرے کی صدارت رئیس جامعہ پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران کر رہے تھے۔

مشاعرہ دو حصوں میں منقسم کیا گیا تھا۔ پہلا حصہ میزبان شعرا کے حوالے سے تھا جس کی نظامت شعبۂ اردو کے استاد ڈاکٹر ضیاء الحسن کے سپرد تھی۔ دوسرا سیشن مہمان شعرا کے کلام سے سجا تھا جس کی نظامت کے فرائض صدرِ شعبۂ اردو پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے سرانجام دیے۔

مشاعرے کا آغاز تلاوتِ قرآنِ حکیم سے ہوا جس کی سعادت ایم-اے اردو سالِ اوّل کے طالب علم حافظ قاری شہزاد احمد نقشبندی کے نصیب میں آئی جب کہ نعت رسولِ کریم ﷺ ایم-فل اردو کے طالب علم سید صفدر علی کاظمی نے پیش کی۔

حسبِ روایت مشاعرے کا آغاز سیکرٹری ڈاکٹر ضیاء الحسن نے اپنی غزل سے کیا:

تمھاری بات پر روتے رہیں گے — سو اب ہم رات بھر روتے رہیں گے

اور ان کے اس شعر نے تو حاضرین سے خوب داد سمیٹی:

ہمیں روتے ہوئے چوما تھا اس نے — ہم اس کو چوم کر روتے رہیں گے

مشاعرے کے باقاعدہ آغاز سے قبل پی ایچ-ڈی اردو کے اسکالر شبیر حسین کو اپنا کلام سنانے کی دعوت دی گئی:

ملبہ ہٹا کر آنکھ کی کرچی اٹھائی تھی — دیوار خواب نیند نے ترچھی اٹھائی تھی

اب مشاعرے کا باقاعدہ آغاز ہوا اور سب سے پہلے خوبصورت لہجے کی شاعرہ، استاد شعبۂ اردو، عارفہ شہزاد یوں غزل سرا ہوئیں:

کہانی اتنی سادہ بھی نہیں تھی — محبت تھی ، زیادہ بھی نہیں تھی

اور ترنم سے پڑھی اس غزل نے تو سماں باندھ دیا:

طعن طنز آوازے سن رہے ہو، اب بولو — بولنے کے خمیازے سن رہے ہو، اب بولو

عارفہ شہزاد کے بعد شعبۂ ابلاغیات کے استاد شبیر سرور نے مائیک سنبھالا۔

دعوت کلام شعبۂ فارسی کے استاد شعیب احمد کو ملی تو ان کی غزل کے ان اشعار نے حاضرین کی توجہ اپنی طرف خوب مبذول کروائی:

مختلف حیلے بہانوں سے سنبھالی ہوئی ہے — ورنہ حالتِ دل دیکھنے والی ہوئی ہے

دیکھیے مسندِ جاں کون سنبھالے آ کر   یہ نشست اس کے چلے جانے سے خالی ہوئی ہے

شعبہ فلسفہ کے استاد شاہد گل کے اشعار کا تاثر بھی گہرا رہا:

شام ڈھلتے ہی مجھے ایک یقیں ہوتا ہے   میں بھی ہوتا ہوں وہاں وہ بھی وہیں ہوتا ہے
سو ہی جائیں کہ خواب آتے ہیں   ورنہ دن بھر عذاب آتے ہیں

اس کے بعد شعبۂ اردو کے استاد پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر نے اپنے کلام سے حاضرینِ محفل کو یوں محظوظ کیا:

اب جنوں خیزی سے ہٹ کر بھی خیال آنے لگا   زندگی میں رفتہ رفتہ اعتدال آنے لگا
ایک مدت شوق کے صحرا میں تپ کر کاٹ دی   اب مگر جذبات کے شیشے میں بال آنے لگا

ان کی نظم 'پگھلتا جیون' نے بھی سامعین کو بے ساختہ داد دینے پر مجبور کر دیا۔

اسٹیج سیکرٹری ڈاکٹر ضیاء الحسن نے شعبۂ اردو کے سینئر استاد پروفیسر ڈاکٹر محمد فخرالحق نوری کو کلام سنانے کے لیے مدعو کیا تو ترنم سے پڑھنے کی فرمائش بھی کر دی اور پھر نوری صاحب کے خوبصورت کلام اور لحن نے مل کر خوب جادو جگایا:

کس لیے نہ ہم بھی لطفِ سایۂ بہار لیں   کیوں یہ زندگی خزاں کی دھوپ میں گزار لیں
حسن، رنگ، روشنی، خیال، خواب، زندگی   ایک شخص ہے کسی بھی نام سے پکار لیں

اس سیشن کے اگلے میزبان شاعر صدرِ شعبۂ اردو ڈاکٹر محمد کامران کے اشعار تادیر حاضرین کو داد دینے پر مجبور کرتے رہے۔ انھوں نے آغاز میں ڈھلتی عمر کے لوگوں کا دل یوں جیتا:

ہم پارہ صفت لوگ ہیں پانی کی طرح ہیں   ڈھلتی ہوئی عمروں میں، جوانی کی طرح ہیں

پھر اس شعر پر تو بہت دیر تک تالیاں بجتی رہیں:

روز و شب کی ایسی گردش پل دو پل بسرام نہ ہو   اس دن کتنا تھک جاتا ہوں جس دن کوئی کام نہ ہو

صدر شعبۂ پنجابی، ڈین اور پرنسپل اورینٹل کالج نے اپنا پنجابی کلام نذرِ محفل کیا:

نہ او اقرار کردا اے تے نہ انکار کردا اے   پتا نئیں نفرتاں کردا اے یا فیر پیار کردا اے
ہمیشہ دھوکیاں دے جال وچ اوہو پھنسدا اے   جو بندہ دوستاں تے بوہت ای اعتبار کردا اے

اس سیشن کے آخر شاعر پروفیسر ایمریطس اور صدرِ شعبۂ تاریخ ادبیات پاکستان و ہند پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا تھے۔ انھیں تمام میزبان اور مہمان شعرا کے علاوہ حاضرین سے بھی خوب داد ملی:

دیکھنے میں فریم ہے مضبوط   لیکن اندر سے کھا چکا ہے گھن
ہاتھ میں گر ہنر نہیں کوئی   غم نہ کر سازشوں کے جال ہی بُن

پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا کے کلام سناتے ہی مشاعرے کے پہلے حصے کا اختتام ہوا۔ اب ڈاکٹر ضیاء الحسن نے نظامت پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کے سپرد کر دی۔ ڈاکٹر محمد کامران نے مائیک پر آتے ہی حاضرین طلبا و طالبات میں جوش کی لہر بیدار کر دی۔ انھوں نے خصوصی طور پر رئیس جامعہ پنجاب پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران کا شکریہ ادا کیا کہ اورینٹل کالج کی تاریخ میں پہلے مرتبہ اردو مشاعرہ فیصل آڈیٹوریم کے وسیع و عریض ہال میں ہو رہا ہے اور یہ ان کی خواہش اور ہدایت پر ہی ہوا۔ انھوں نے طلبہ و طالبات سے امید بھی ظاہر کی وہ ایسا رویہ رکھیں گے کہ مہمان شعرا پنجاب یونیورسٹی کی عظمت کے گن گاتے ہوئے واپس جائیں گے۔

مشاعرے کا دوسرا سیشن مہمان شعرا کے حوالے سے تھا۔ سب سے پہلے نظم اور غزل کے ممتاز شاعر راجہ نیر کو

دعوتِ کلام ملی۔ان کے نمائندہ اشعار جو داد سمیٹنے میں کامیاب رہے:

کھل کر جو اظہار کبھی نہیں کر سکتا　　　وہ جیون میں پیار کبھی نہیں کر سکتا
ایک بار اس کی شکل کیا دیکھی　　　آئینہ ہوش میں نہیں آیا

اب باری تھی نازک احساسات اور خوبصورت جذبات کی شاعرہ صائمہ کامران کی۔ان کے نسوانی لہجے نے پروین شاکر کی یاد تازہ کی:

کبھی سوچا بھی ہے تو نے کہ وہ مغرور سی لڑکی　　　نہ جانے کیوں تیرے ہر حکم کی تعمیل کرتی ہے
بات کو بات سے الجھائے چلے جاتے ہو　　　تم مکمل میرا مفہوم تو ہو لینے دو

صائمہ کامران چند غزلیں سنا کر اٹھیں ہی تھیں کہ سامعین کی تالیوں کی گونج نے ڈاکٹر کامران کو انھیں دوبارہ بلانے پر مجبور کر دیا:

وہ مجھ سے مخاطب تھا مگر سرد تھا لہجہ　　　کیا شہرِ محبت میں کہیں برف پڑی ہے

مشاعرے کی اگلی مہمان شاعرہ حمیدہ شاہین تھیں۔ان کی یہ غزل بہت شوق سے سنی گئی جس کا مطلع تھا:

حدودِ چشم ہائے شوق سے کافی پرے رکھے ہوئے ہیں
کسی نے ہم نظر انداز کردہ بھی ہرے رکھے ہوئے ہیں

ان اشعار پر مکرّر کے صدائیں بلند ہوئیں:

تمھاری دسترس کے دائرے میں مسئلے کا حل چھپا ہے
ابھی تک سامنے رکھے ہوئے ہیں ہم ارے رکھے ہوئے ہیں
نقشے میں آ گئی تو اسے ماننا پڑا　　　کونے میں اک لکیر تھی یونہی لگی ہوئی

امریکا سے آئے ہوئے اردو کے ممتاز شاعر شوکت فہمی نے خوب صورت کلام پر حاضرین سے خوب داد حاصل کی۔ان کے نمائندہ اشعار:

تیرے ایک ادھورے خواب میں رہنا ہے　　　یعنی ساری عمر عذاب میں رہنا ہے
شہر کی حالت اتنی بھی مخدوش نہیں　　　دیکھو میں نے آج بھی جان بچالی ہے

اس کے بعد صغریٰ صدف تشریف لائیں۔انھوں نے چند اشعار دو غزلیں اور اپنا پنجابی کلام حاضرین کے ذوقِ سماعت کی نذر کیا:

نتیجہ سننے کا اب حوصلہ تو کرنا ہے　　　وہ میرا ہے کہ نہیں فیصلہ تو کرنا ہے
بدن رنگوں سے بھرتی جا رہی ہوں　　　تیرے دل میں اترتی جا رہی ہوں

پھر آج کے دور کے مقبول غزل گو سعود عثمانی نے مائیک سنبھالا۔آغاز میں یہ غزل پڑھی (مطلع):

ہر روز امتحاں سے گزارا تو میں گیا　　　تیرا تو کچھ گیا نہیں مارا تو میں گیا

اور پھر دوسری غزل کے دو اشعار:

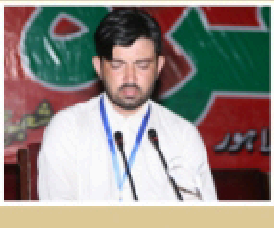

تصویریں بناؤں گا سخن کاری کروں گا　　　اے ہجر تیرے وصل کی تیاری کروں گا
اچھا تو یہی ہے کہ میں کچھ بھی نہ کہوں دوست　　　کرنی ہی پڑی بات تو پھر ساری کروں گا

داد سمیٹ کر سعود عثمانی اٹھے تو حاضرین نے مزید کی فرمائش کر دی۔ایک اور غزل کے بعد زاہد فخری تشریف

تقسیم اعزازات
حالی شبلی سیمینار

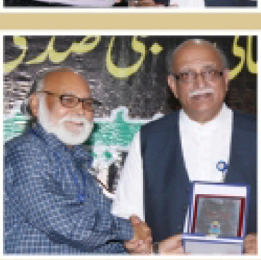

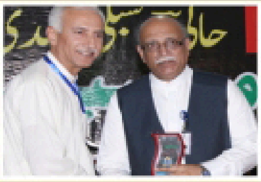

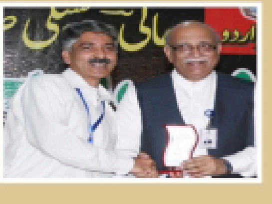

لائے اور مزاحیہ شاعری سے آغاز کیا:

چپکا ہوا ہوں پیار کی پیچ سے میں آج بھی — گم ہوں تمھارے پیار میں گمراہ کی طرح
تم جس جگہ سے چھوڑ کر آگے چلے گئے — اب بھی وہیں کھڑا ہوں میں مصباح کی طرح

چند مزاحیہ اشعار کے بعد انھوں نے سامعین کی فرمائش پر اپنی مشہور غزل بھی سنائی:

مرا درد کیسے وہ جانتا مری بات کیسے وہ مانتا — وہ تو خود فنا کے سفر پہ تھا اسے روکنا محال تھا

اگلے مہمان شاعر سعید الظفر صدیقی پیشے کے اعتبار سے سائنس دان ہیں مگر شاعری میں بھی کمال رکھتے ہیں۔ کراچی سے تشریف لائے تھے۔ ان کے چند اشعار:

کبھی احساس رگوں میں تیری جاری ہوگا — کبھی جذبہ کوئی اعصاب پہ طاری ہوگا
ہم کہاں جائیں لیے وحشتِ جاں کا آزار — تند دریا تو سمندر میں اتر جاتے ہیں

آخر میں انھوں نے اپنی نظم 'خواب' سنا کر حاضرین سے داد حاصل کی۔

اب وہ شاعر تشریف لائے جن کا انتظار حاضرین کو کافی دیر سے تھا۔ یہ منفرد لب و لہجے کے مزاحیہ شاعر خالد مسعود تھے جن کی کھٹی میٹھی شاعری نے ہال کا ماحول ہی تبدیل کر دیا:

ہم نے اس کو گھنٹوں موٹی ویٹ کیا — تب جا کر موٹی نے اپنا ویٹ کیا
میں نے اس کے اس نے میرے ابے کو — بھل بھکیلے انڈر اسٹیمیٹ کیا

اور

یہ دل عشق میں ڈھائی سو واری ٹوٹا ہے — جب بھی ٹوٹا جوڑ لیا ہے ایلفی سے
سوہنی صورت کو جب بھی دل کرتا ہے — کام چلا لیتے ہیں اپنی سیلفی سے

بہت کچھ سن کر بھی سامعین کی تشنگی برقرار رہی تو ڈاکٹر محمد کامران کو رئیس جامعہ کی طرف سے ایک مزاحیہ مشاعرے کا اعلان کرنا پڑا۔

خالد مسعود کے بعد ایک اور خالد یعنی خالد شریف اپنا کلام سنانے آئے:

آج آ گئے ہو تم جانے پھر کب آؤ گے — روز روز دنیا میں معجزے نہیں ہوتے

اور

عشق کرنے کے بھی آداب ہوا کرتے ہیں — جاگتی پلکوں پہ کچھ خواب ہوا کرتے ہیں

اور آخر میں انھوں نے اپنی مقبول ترین غزل پیش کی:

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی — اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

خالد شریف کے بعد اس مشاعرے کے پہلے مہمان خصوصی، معروف شاعر، ڈراما نگار اور دانش ور امجد اسلام امجد کو دعوتِ کلام دی گئی۔ وہ یوں غزل سرا ہوئے:

ہر پل دھیان میں بسنے والے لوگ افسانے ہو جاتے ہیں
آنکھیں بوڑھی ہو جاتی ہیں خواب پرانے ہو جاتے ہیں

اس کے بعد وہ ایک نظم "ایک کمرہ امتحان میں" پیش کر کے بے پناہ داد کے سزاوار ٹھہرے:

بے نگاہ آنکھوں سے دیکھتے ہیں پرچے کو

بے خیال ہاتھوں سے
ان بنے سے لفظوں پر
انگلیاں گھماتے ہیں
یاسوال نامے کو دیکھتے ہی جاتے ہیں

انھوں نے مزید ایک غزل اور ایک نظم ’علی ذیشان کے لیے ایک نظم‘ بھی حاضرین کی سماعتوں کی نذر کی۔

امجد اسلام امجد کے بعد اس مشاعرے کے دوسرے مہمان خصوصی، معاصر اردو شاعری کی معتبر آواز ڈاکٹر خورشید رضوی نے اپنا کلام سنا کر شائقین شعروادب سے دادو تحسین حاصل کی:

اُسی ایک پل کی تلاش ہے شب و روز میں ماہ و سال میں
وہ کہیں بھی تجھ کو ملا نہیں نہ فراق میں نہ وصال میں

آیئے چند سخن عشرت فانی پہ لکھیں — خود کہانی ہو وہ عنوان کہانی پہ لکھیں
مثال چوبِ سلیماں ہماری ہستی ہے — گھنے ہوئے ہیں مگر آسرا بنے ہوئے ہیں
جو کھلی کھلی تھیں عداوتیں مجھے راس تھیں — یہ جو زہر خند سلام تھے مجھے کھا گئے

اب مشاعرہ اپنے اختتامی لمحات میں تھا جب اسٹیج سیکرٹری ڈاکٹر محمد کامران رئیس جامعہ پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران سے ملتمس ہوئے کہ بحیثیتِ صدر مشاعرہ وہ اپنا کلام پیش کریں۔ انھوں نے کلاسیکی آہنگ کی خوب صورت غزل سے حاضرین کے دل جیت لیے۔ اشعار:

وہ لمحہ جو بیت گیا پھر کون اس کو پلٹائے — بس گئے مجھ سے دور صنم پھر لوٹ کبھی نہ آئے
روتے روتے ہار گئے ہم پھیل گئے ہیں سائے — اک باری تو خواب میں آجا ہم سے رہا نہ جائے

یوں ایک بہت ہی خوب صورت شام کا اختتام ہوا، صدر شعبۂ اردو پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران نے تمام مہمانانِ گرامی اور میزبان شعرا کے علاوہ رئیس جامعہ پنجاب پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران کا خصوصی شکریہ ادا کیا جن کی سرپرستی اور مالی اعانت نے یہ حسین شام سجانے کا حوصلہ دیا۔ انھوں نے شعبۂ اردو کے اساتذہ اور ملازمین کے ساتھ ساتھ شعبۂ امورِ طلبہ کے تعاون کا شکریہ بھی ادا کیا جن کی اجتماعی کاوش کا نتیجہ اس عظیم الشان مشاعرے کے کامیاب انعقاد کی صورت میں برآمد ہوا۔ آخر میں مہمانانِ گرامی کی تواضع کھانے سے کی گئی۔

ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر کے لیے الوداعی تقریب

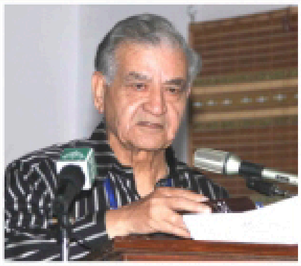

شعبۂ اردو کے استاد ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر کی اوسا کا یونیورسٹی جاپان تعیناتی کے سلسلے میں شعبہ کے طلبا کی ادبی تنظیم 'انجمن اردو' نے ۳/ مارچ ۲۰۱۵ء ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں ایم۔اے سالِ اوّل و دوم کے تمام طلبہ و طالبات کے علاوہ شعبے کے تمام اساتذہ بشمول، پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران (صدرِ شعبہ)، پروفیسر ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، پروفیسر ڈاکٹر معین نظامی (صدرِ شعبۂ فارسی)، پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری، پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر، ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ڈاکٹر ضیاء الحسن، ڈاکٹر ناصر عباس نیر (نگرانِ انجمن)، محترمہ عارفہ شہزاد اور ڈاکٹر محمد ہارون عثمانی نے شرکت کی۔ تقریب میں طلبہ و طالبات نے بھرپور طریقے سے ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر کے لیے اپنے جذبات کا اظہار کیا کہ اوسا کا روانگی سے وہ ایک بہترین استاد کی تدریس سے محروم ہو گئے ہیں۔ تمام اساتذہ اور مہمانانِ گرامی نے بھی اظہارِ خیال کیا اور مرغوب صاحب کو بہترین رفیقِ کار، استاد اور انسان قرار دیا۔ مرغوب صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر مرغوب حسین طاہر کو پھول اور تحائف بھی پیش کیے گئے۔

معروف شاعر باصر سلطان کاظمی اور ارشد لطیف کی شعبے میں آمد

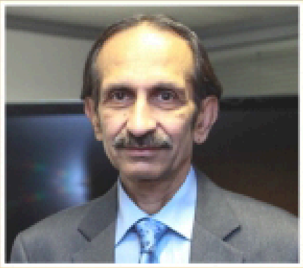

انجمنِ اردو کے تحت ۱۶/ اپریل بروز جمعرات ادبی نشست منعقد ہوئی جس کی صدارت ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے کی۔ اس نشست میں شرکت کرنے والے مہمانانِ خصوصی فرزندِ ناصر کاظمی اور معروف شاعر باصر سلطان کاظمی اور ارشد علی لطیف تھے۔ اساتذہ میں سے ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری، پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران، ڈاکٹر ناصر عباس نیر اور ڈاکٹر محمد ہارون عثمانی نے شرکت کی۔ شعبۂ اردو کے صدر ڈاکٹر محمد کامران نے بہت خوبصورت الفاظ میں مہمان کا استقبال کیا اور انھیں خوش آمدید کہا، اور ساتھ ارشد لطیف کے بارے میں بتایا کہ وہ حصولِ تعلیم کے لیے برطانیہ چلے گئے تھے اور لندن میں بڑی بڑی شخصیات ان کے ہاں ٹھہرتی ہیں۔ یہ اپنا کام خود کرتے ہیں لیکن دوسروں کے لیے ہر وقت حاضر رہتے ہیں۔ ارشد لطیف صاحب نے بتایا کہ باصر صاحب میرے ان دوستوں میں سے ہیں جن سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ باصر صاحب نے انگریز شاعروں سے ملاقاتیں بھی کی ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے اپنی خوبصورت شاعری سے سامعین کا دل جیت لیا۔ اس کے بعد باصر سلطان کاظمی تشریف لائے اور انھوں نے اپنے ماضی کے بارے میں بتایا اور اپنے خوبصورت قیمتی الفاظ سے حاضرین کو نوازہ اور اس کے بعد انھوں نے نعتیہ اشعار، حمدیہ اشعار اور غزل کے اشعار پیش کیے۔ آخر میں ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ کاظمی صاحب کے دوستوں میں انتظار حسین بھی تھے۔ میں ان کی شاعری پڑھتا ہوں اور سنتا ہوں ان کا بنیادی اسلوب ناصر صاحب والا ہے۔ آخر میں شعبۂ اردو کے چیئرمین ڈاکٹر محمد کامران نے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔

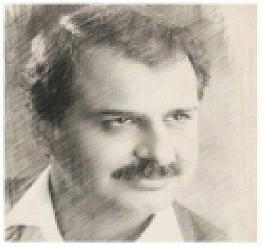

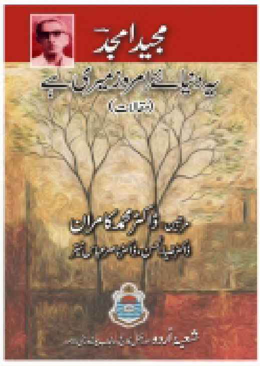

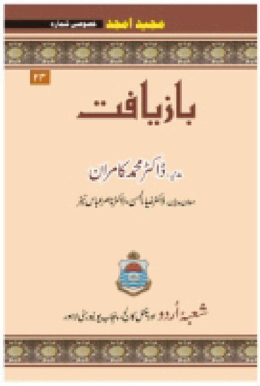

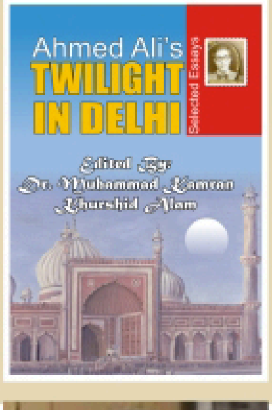

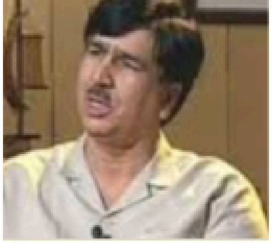

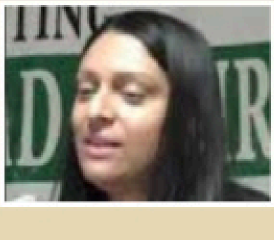

ڈاکٹر محمد ہارون عثمانی کی شعبۂ اردو اورینٹل کالج میں تعیناتی

وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی نے ڈاکٹر محمد ہارون عثمانی کی شعبۂ اردو اورینٹل کالج میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر تعیناتی کے احکامات جاری کیے ہیں اور فروری ۲۰۱۵ء سے انھوں نے شعبے میں اپنے فرائض سنبھال لیے ہیں۔ ڈاکٹر عثمانی اس سے قبل پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں بطور ڈپٹی چیف لائبریرین اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ انھوں نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد سے اردو ادب میں پی ایچ-ڈی کی ڈگری حاصل کر رکھی ہے۔ اردو تحقیق و تنقید پر ان کی اب تک تین کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ شعبۂ اردو کے اساتذہ نے شعبے میں ان کی آمد کو خوش آئند قرار دیا ہے۔

مجید امجد کے حوالے سے کتاب کی اشاعت

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے جدید اردو نظم کے نمایندہ شاعر مجید امجد کے حوالے سے ایک اہم کتاب ''مجید امجد: یہ دنیائے امروز میری ہے'' شایع ہوگئی ہے۔ کتاب کے مرتبین میں پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران، ڈاکٹر ضیاء الحسن اور ڈاکٹر ناصر عباس نیر شامل ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران نے مجید امجد کی شعری عظمت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے اس کتاب کو مجید امجد شناسی میں ایک خوب صورت اضافہ قرار دیا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران اور ڈاکٹر ناصر عباس نیر کی ملتان سیمینار میں شرکت

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران اور اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر ناصر عباس نیر نے شعبۂ اردو بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان کے زیرِ اہتمام ''اردو افسانہ: نئی پڑھت'' کے موضوع پر منعقد ہونے والے ایک روزہ قومی سیمینار میں اپنے مقالات پیش کرتے ہوئے اردو افسانے کو نئے تنقیدی منظر نامے میں پڑھنے اور سمجھنے پر زور دیا۔

ڈاکٹر اختر شمار اور سبینہ خان کے ساتھ نشست

شعبہ اردو میں ڈاکٹر اختر شمار اور مانچسٹر برطانیہ سے تشریف لائی ہوئی معروف ماہر تعلیم سبینہ خان کے ساتھ خصوصی نشستیں منعقد ہوئیں۔ سبینہ خان نے برطانیہ میں اردو اور اقبالیات کے حوالے سے خصوصی لیکچر دیا۔ شعبہ اردو ایف سی کالج یونیورسٹی کے صدر پروفیسر ڈاکٹر اختر شمار نے اپنے تخلیقی سفر اور معاصر ادب کے حوالے سے اظہار خیال کیا اور طلبا و طالبات کو اپنا کلام سنایا۔

ڈاکٹر بصیرہ عنبرین کی دو کتابیں

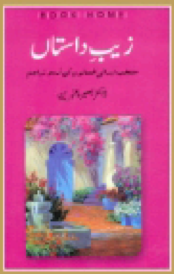

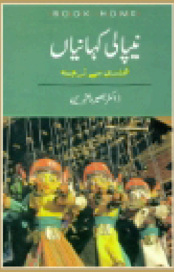

پروفیسر ڈاکٹر زاہد منیر عامر کا دورۂ مصر

جامعہ قاہرہ مصر اور دوشیشہ یونی ورسٹی جاپان کی دعوت پر ڈاکٹر زاہد منیر عامر نے حال ہی میں برادر اسلامی ملک مصر کا دورہ کیا۔ جامعہ قاہرہ کے مرکز دراسات شرقیہ میں ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس ''المؤتمر الدولی القیم فی الادیان ......دور الادیان فی التسامح والسلام'' میں اقبال اور پر امن بقائے باہمی کے موضوع پر مقالہ پیش کیا۔ جامعہ قاہرہ کے وائس چانسلر ڈاکٹر جابر جاد نصار سے ہونے والی ملاقات میں ڈاکٹر جابر نے مصر اور پاکستان کو قریب لانے کے سلسلے میں ڈاکٹر زاہد کی خدمات کو سراہا اور پنجاب یونی ورسٹی کے ساتھ علمی تعاون واشتراک بڑھانے کی خواہش ظاہر کی۔ سفارت خانہء پاکستان کے حکام اور سفیر پاکستان ڈاکٹر محمد اعجاز صاحب سے ملاقاتوں میں باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہء خیال ہوا ، قاہرہ میں پاکستان کے ڈیفنس اتاشی کرنل سید برہان الدین ، کونسلر راجہ اشتیاق احمد، پاکستان انٹرنیشنل اسکول قاہرہ کے پرنسپل سید احمد امام بخاری، جامعہ الازہر للبنات کے شعبہ اردو کے سربراہ ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم، جامعہ الازہر کے استاد زائر ڈاکٹر حافظ محمد منیر اور برطانیہ سے آئے ہوئے اسکالر امجد عزیز صاحب نے بھی ان کے اعزاز میں خصوصی استقبالیہ دعوتوں کا اہتمام کیا۔

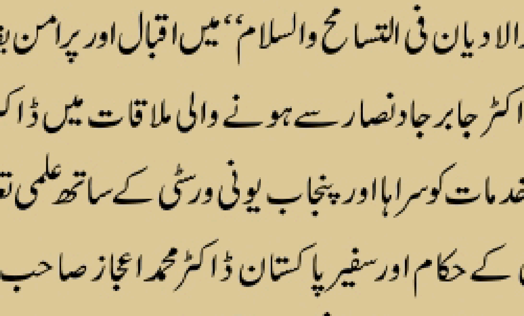

انجمنِ اردو ۲۰۱۴ـ۲۰۱۵ء

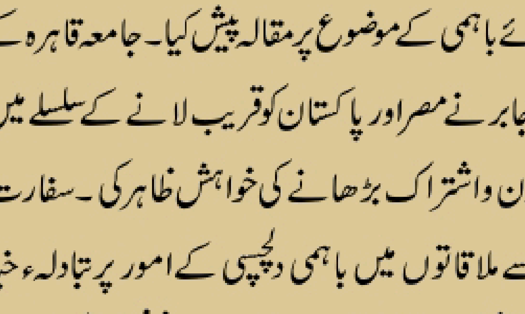

مجلس ادارت، مجلہ سخن ۲۰۱۴ـ۲۰۱۵ء

پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری کی مرتبہ دو کتابیں

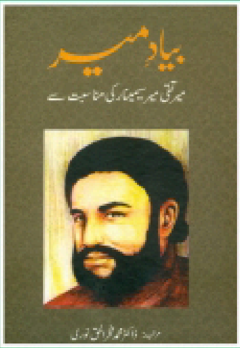

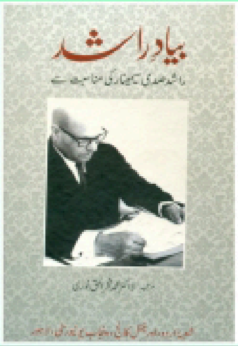

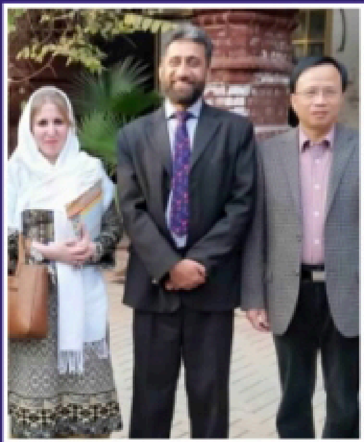

LAHORE: (Friday, August 29, 2014): Group photo of PU VC Prof Dr Mujahid Kamran with Manchester University's lecturer of Urdu Language Mr Sheraz Ali, Director External Linkages Dr Maria Maldonado and Chairman Department of Urdu Dr Muhammad Kamran at his office.

ڈاکٹر ناصر عباس نیرّ کی قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، دہلی کی عالمی کانفرنس میں شرکت

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے استاد اور معروف نقاد ڈاکٹر ناصر عباس نیرّ نے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، دہلی کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی عالمی کانفرنس میں شرکت کی۔ یہ کانفرنس ۲۹/اکتوبر تا یکم نومبر ۲۰۱۴ء کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا موضوع ''اکیسویں صدی میں اردو زبان کا سماجی ثقافتی فروغ'' تھا۔ ڈاکٹر ناصر عباس نیرّ نے اکیسویں صدی میں اردو تنقید کے عنوان سے مقالہ پیش کیا۔ اپنے مقالے میں انھوں نے کہا کہ سب سے پہلے ہمیں اکیسویں صدی (جس کے ابھی چودہ برس گزرے ہیں) کے مزاج کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اردو تنقید کے معاصر رجحانات کے سلسلے میں ان کا کہنا تھا کہ سب سے اہم رجحان تھیوری کا ہے، جسے اس عہد کے تمام اہم نقادوں نے اپنی تحریروں میں برتا ہے۔ ڈاکٹر ناصر عباس نیرّ نے بھارت کے ممتاز ادیبوں کے علاوہ یورپ، امریکا، ایران، ازبکستان، ماریشس، جاپان اور مصر سے آئے ہوئے اردو کے دانش وروں، ادیبوں سے ملاقاتیں بھی کیں، اور ان سے اردو کی صورتِ حال پر تبادلۂ خیال کیا۔

ڈاکٹر ناصر عباس نیر کی نئی کتابیں

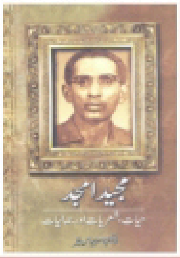

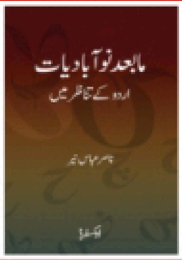

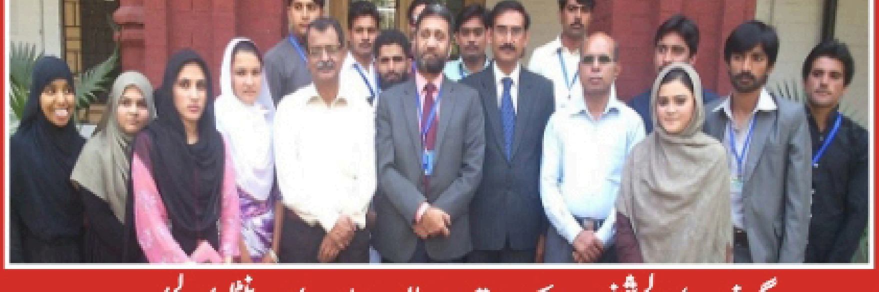

گورنمنٹ کالج شیخوپورہ کے اساتذہ اور طلبہ وطالبات کا اورینٹل کالج کا دورہ

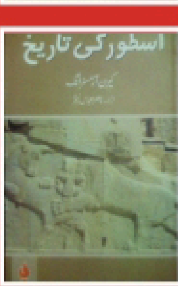

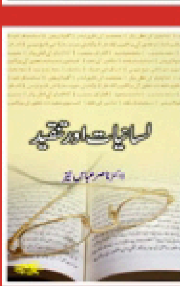

پروفیسر ڈاکٹر محمد کامران کا دورۂ برطانیہ

PAKISTAN Review
Issue:10, Vol: 3 October 2014
Monthly Newsletter of Pakistan High Commission, London

Literary Evening with Dr Muhammad Kamran

The Consulate General of Pakistan at Manchester organized a Literary Evening on 18 September, 2014 in the honour of Dr Muhammad Kamran, Head, Department of Urdu Punjab University Oriental College Lahore. The Consulate General in collaboration with Circle of Literary Friends (CLF) organized the event which was attended by prominent poets, artists and community leaders.

Community Welfare Counsellor Sajid Mehmood Qazi welcomed the guests and introduced the objectives of the Evening. The president of the CLF Mr M. Anwar recounted the cultural traditions created and promoted by CLF through organizing literary evenings and mushairas since long. Mr. Sheraz Ali Lecturer Urdu Department University of Manchester read a short paper on the academic and literary achievements of Dr Muhammad Kamran.

Dr Kamran in his keynote address highlighted the importance of Urdu language as a mark of national identity and cultural pride for the British citizens of Pakistani heritage. He recited many of his poems and also read some interesting excerpts from his latest travelogue entitled, 'Gaaf Say Gurya Jeem Say Japani'.

Prominent poets who recited their poetry included Ghazal Ansari, Basir Kazmi, Ms Sabeena Khan, Makhdoom Amjad Shah, Dr Qaiser Zaidi and Zahid Arif. The poets received thunderous applause by the avid lovers of poetry. The event concluded with a vote of thanks by Consul General Dr Zahoor Ahmed who promised to continue promoting Pakistani art and culture in the UK.

Dr Muhammad Kamran, Consul General Dr Zahoor Ahmed and Basir Kazmi

پاکستانی قونصل خانہ مانچسٹر میں

آکسفورڈ یونیورسٹی برطانیہ میں بین الاقوامی کانفرنس (11 تا 13 ستمبر 2014) کے شرکاء

شیراز علی کے ہمراہ مانچسٹر میں

مانچسٹر کے قونصلیٹ آفس میں خصوصی سیمینار کا اہتمام، پروفیسر محمد کامران، قونصلر جنرل ڈاکٹر ظہور احمد، ویلفیئر اتاشی ساجد محمود قاضی، محمد فاضل چوہدری، محمد انور، فردوس شاہ، ناہید خان، محمد سرور، لیاقت مائی، پروفیسر شیراز علی، ڈاکٹر شہباز، بشیر کاظمی، پامیلا اشرف، مخدوم شاہ، لیاقت علی، شرق خان، نغمہ کنول، غزل انصاری، ریاض احمد، یاسر محمود و دیگر شریک ہیں

ارشد لطیف کے ہمراہ لندن میں